موسمِ گل

سید الشعراء قائم مہدی نقوی ساحرؔ اجتہادی، کراچی

مرحبا صلِ علیٰ موسمِ گُل حُسنِ زمیں
تختۂ ارض ہے یا گلشنِ فردوسِ بریں

یہ طہارت کی فضائیں، یہ تقدس کا سماں
رنگِ تطہیر میں ڈوبی ہے گلستاں کی زمیں

دُھل گئے سب خس وخاشاک، جہاں پاک ہوا
آج معصوم گھٹائیں وہ جھما جھم برسیں

دستِ مشاطۂ قدرت نے سجایا جو چمن
آنکھیں جنت سے ملانے لگی اُٹھ اُٹھ کے زمیں

بوذرِ باغِ مودّت نے لٹایا زرِ گل
فِضّۂ صبح نے ہر شاخ پہ کلیاں چُن دیں

لالہ و گل نے تقدس کے عمامے باندھے
نونہالوں نے مودت کی قبائیں پہنیں

سجدۂ شکر میں ہر شاخ ثمردار جھکی
نخوت وکبر سے جو جھک نہ سکیں، ٹوٹ گئیں

حسنِ فنکاریِ صناعِ ازل کیا کہنا
پھول شاخوں پہ کھلے ہیں کہ انگوٹھی پہ نگیں

یہ دھنک رنگ تھرکتی ہوئی بوندیں، جیسے
رقص کرتی ہوئی فردوس سے حوریں اُتریں

گلشنِ دہر میں دیکھی جو یہ جنت کی بہار
ہوگئی جا کے جہنم میں خزاں گوشہ نشیں

جو زمیں کا ہے وہی ساری فضا کا عالم
عرش سے فرش تک انوار کا سیلِ رنگیں

ہو گیا عقدِ مواخات جو دونوں میں بہم
مل گئے سلسلۂ نور سے افلاک و زمیں

جلوے بکھراتے ہوئے، نغمہ حق گاتے ہوئے
جانبِ ارض چلے آتے ہیں جنت کے مکیں

منزلِ شوق میں شہپر سے ملائے شہپر
یہ سرافیل، وہ رضوان یہ جبریلِ امیں

اُس طرف نور کے پردوں میں نظر سے چھپ کر
خلد سے ہاجرہؑ ومریمؑ وسارہؑ بھی چلیں

باادب اُن کے عقب سینکڑوں حوروں کے پرے
ماہ تمثال و درخشندہ رُخ وزُہرہ جبیں

دل میں ہے صلِ علیٰ لب پہ مبارک باشد
سب کا رُخ جانب مکہ ہے، کہیں اور نہیں

میں جو حیران ہوا دیکھ کے پیہم یہ سماں
ہاتفِ غیب پکارا، تجھے معلوم نہیں!

آمدِ سیدۂ کون ومکاں کی ہے یہ دھوم
آج فردوس بداماں ہوئی جاتی ہے زمیں

یہ زمیں آج سے ہے سجدہ گہہِ حور وملک
اب یہی عرشِ معلیٰ ہے یہی خلد بریں

سن کے یہ دل نے جو چاہا کہ پڑھوں مطلعِ نو
آ گیا عرش سے یہ مطلعِ پُر نور وحسیں

حق سے دو چیزیں گرانقدر پیمبرؐ کو ملیں
ایک یہ نورِ نظر، دوسرے قرآنِ مبیں

خوش ہوئے دیکھ کے دختر کو جو گودی میں رسولؐ
جھوم اُٹھیں سورۂ کوثر کی بھی آیاتِ مبیں

جھک کے بیٹی کی جبیں ختمِ رسُلؐ نے چومی
بڑھ کے قرآن نے آیت کی بلائیں لے لیں

ہو کے خوش اہلِ وِلا بزم میں پڑھتے ہیں درود
محوِ تسبیح میں ہیں روضۂ رضواں کے مکیں

فخر سے طرۂ دستارِ فضیلت کی طرح
تاجِ نقشِ کفِ پا سر پہ سجائے ہے زمیں

دیکھ کر خاک کے ذرّوں کا یہ رتبہ یہ شرف
آسماں فرطِ عقیدت سے جھکائے ہے جبیں

یوں ہوئیں زینتِ آغوش خدیجہ زہراؑ
جس طرح سینہ میں دل، جیسے انگوٹھی پہ نگیں

مل گئی حق سے خدیجہؑ کو یہ دولت ایسی
جیسی اب اور کسی ماں کے مقدر میں نہیں

یوں تو سارہؑ بھی ہوئیں، ہاجرہؑ ومریمؑ بھی
کوئی زہراؑ سی نہیں، کوئی بھی زہراؑ سی نہیں

منزلِ سیرت وکردار میں جو اِن کی روش
بس وہی جادۂ تسلیم، وہی راہِ یقیں

کیوں نہ کردار کی معراج پہ ہوتیں زہراؑ
تربیت پائی کس آغوش میں، کس گھر میں پلیں

اُس کی بیٹی جسے کہتے ہیں عدو بھی صادقؐ
اُس کی بیٹی جسے دشمن بھی سمجھتے ہیں امیںؐ

ایسے اک کامل الایماں کی بہو، جو بخدا
کل ایماں کا پدر، بانیٔ ایماں کا امیں

اُس کی زوجہ کہ نہیں جس کے فضائل کا جواب
زینتِ کعبہ، درِ علم نبیؐ، شہرِ یقیں

مادر سید وسردارِ جوانانِ جناں
دخترِ صاحبِ معراج شہِ عرش نشیں

ایسی مخدومۂ کونین کی خدمت کے لئے
کبھی فضّہؑ، کبھی رضواں، کبھی جبریلؑ امیں

آپ ہی کے درِ دولت سے عطا ہوتی ہے
دولتِ علم و عمل، دولت ایماں ویقیں

آئے ہیں در پہ ملک یوں بہ تمنائے کرم
اک یتیم ایک اسیر ایک فقیرِ مسکیں

ان کی عیسیٰ نفسی پر یہ تعجب کیسا؟
یہ دل و جانِ محمدؐ ہیں، کوئی اور نہیں

باپ بیٹی میں ہے یہ فرق نبوت کے سوا
یہ امامت کی امینہ، وہ رسالت کے امیں

صنف نسواں میں یہ منصب جو کسی کو ملتا
فاطمہؑ عالم نسواں کی پیمبر ہوتیں

ماں ہوئیں گیارہ اماموں کی، یہ کیا کم ہے شرف
کیا ہوا از رہِ فطرت جو پیمبر نہ ہوئیں

جس کو آغوش میں پالا وہ ہر اک رجس سے دور
جس کو فرزند کہا اس کی وفا عینِ یقیں

گاہ شبرؑ ہیں گہے پشتِ نبیؐ پر شبیرؑ
ان کا جو لعل ہے وہ مُہرِ نبوت کا نگیں

پرورش کردۂ آغوشِ بتولؑ عذرا
زیرِ خنجر بھی اٹھاتا نہیں سجدے سے جبیں

آپؑ کی آل میں جو بھی ہے وہ اولادِ رسولؐ
آپؑ کی گود میں جو بھی ہے وہ قرآنِ مبیں

آلؑ وقرآں میں ہے اب ایسا قران السعدین
تابہ کوثر ہے جہاں آلؑ ہے قرآن وہیں

آپ کے گھر کی وہ عظمت ہے کہ اللہ اللہ
بے اجازت ملک الموت کو بھی راہ نہیں

آسیاسائی سے روشن کئے محنت کے چراغ
ہاتھ کے چھالوں سے ضو پاتے ہیں ماہ وپرویں

گھر کے کاموں میں برابر سے یہ لونڈی کی شریک
اور پھر لطف یہ، دعوائے مساوات نہیں

سن کے اس مدح کو ساحرؔ سے یہ رضواں نے کہا
یہ قصیدہ ہے کہ پروانۂ فردوس بریں

✡✡✡